سوال نمبر: 2

دین اور مذہب میں فرق:

1- لغوی معنی:-

دین:-
لغت میں دین کے معنی جزا، سزا اور اطاعت کے ہیں۔

مذہب:-
لغت میں مذہب کے معنی طریقہ، راستہ اور پناہ گاہ کے ہیں۔

2- اصطلاحی معنی:-

دین:-
اصطلاحی اعتبار سے دین سے مراد ایک مکمل ضابطۂ حیات اور ایک مکمل نظام اطاعت ہے جس میں عقائد و عبادات، اخلاقیات اور ہر شعبۂ زندگی کے معاملات کیلئے مکمل رہنمائی ہے

CamScanner

مذہب :-
اصطلاحی اعتبار سے مذہب سے
مراد وہ راستہ ہے جس پر چل کر منزلِ
مقصود تک پہنچا جا سکے۔

شرعی تعریف :

دین :-
ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق دین چھ
حصوں کا مجموعہ ہے۔
عقائد، انصاف، معاشی نظام، سیاسی نظام،
روآیات اور اخلاقیات۔

مذہب :-
ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق مذہب
کے چار حصے ہیں۔
عقائد، روآیات، معاشی نظام اور اخلاقیات۔

دین اور مذہب میں فرق :-

دین ہر طرح سے
شرک سے پاک اللہ کی واحدنیت کا نظام
ہے۔ یعنی دین شرک سے پاک خالص توحید

ہے جبکہ مذہب میں عقیدہ توحید کے ساتھ شرک کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ جیسے کہ عیسائیت میں تثلیث، ہندو مت میں تریمورتی۔ دین میں تمام انبیاء اور رسولوں پر ایمان لازمی ہے جبکہ مذہب کے عقیدت مند یعنی بعض انبیا کو مانتے ہیں اور بعض کا انکار کر دیتے ہیں۔ جیسے کہ ہندو مت، بدھ مت اور دیگر مذاہب وغیرہ۔ دین میں عقائد کو بڑی اہمیت حاصل ہے جبکہ مذہب میں عقائد کو جزوی طور پر غیر اسلامی طریقوں سے مانا جاتا ہے۔ دین چونکہ مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں تمام تر اخلاقی و معاشرتی نظام زندگی منظم ہیں۔ ہر فردِ واحد کی مکمل رہنمائی کرتا ہے اس کے برعکس مذہب میں ایسا کوئی جامع تصور نہیں ہے۔ مذہب درست امتیازات سے محروم ہوتا ہے۔ دین کامل میں عملی و حقیقی زندگی میں رہنمائی بذریعہ انبیا وحی الہٰی کی صورت میں حاصل ہوتی ہے۔ مذاہب چونکہ خود ساختہ طور پر وجود میں آتے ہیں اس لیے انکے اندر عملی زندگی میں رہنمائی عقل سے حاصل ہوتی ہے

سائنسی دور میں مذہب کی ضرورت:-

سائنس انسان کو مادی ترقی اور سہولیات دیتی ہے لیکن اس کی روحانی اور اخلاقی

ضروریات کو پورا نہیں کرتی - آج کے سائنسی دور میں انسان بظاہر ترقی یافتہ ہے مگر اندر سے بے سکون اور ذہنی دباؤ کا شکار ہے - مذہب انسان کو مقصدِ حیات اور روحانی سکون فراہم کرتا ہے -

مثال :-

مغربی ممالک میں خودکشی اور ڈپریشن کی شرح بہت زیادہ ہے، حالانکہ وہ سائنسی طور پر ترقی یافتہ ہیں - دوسری طرف اسلامی تعلیمات صبر، قناعت اور روحانی سکون فراہم کرتی ہیں، جو سائنس نہیں دے سکتی -

—— x ——

سوال نمبر ۳

زکوٰۃ:-

تعارف:-

زکوٰۃ کے لغوی معنی "بڑھنا، پھلنا اور نشوونما پانے" کے ہیں۔ اصطلاح میں اس سے مراد وہ مالی عبادت ہے جو ہر صاحب نصاب مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ زکوٰۃ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ:

"اے نبیؐ ان کے مالوں سے زکوٰۃ لے کر ان کے مال پاک کردیں اور ان کا تزکیہ نفس کریں"۔

درج بالا آیت کے ترجمے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مال اور نفس کے تزکیے کے لیے زکوٰۃ (ایک مالی عبادت) کو فرض قرار دیا اور اس عبادت کا اولین مقصد غربت کا خاتمہ ہے تاکہ دولت چند ہاتھوں میں نہ رہے اور ہر صاحب نصاب غریبوں کی مدد کیلئے حصہ ڈال سکے۔ پاکستان میں زکوٰۃ آرڈیننس جنرل ضیاء الحق کے دور

میں 1980 میں نافذ ہوا جس کے مطابق ہر صاحب نصاب کو 2.5 فیصد کے لحاظ سے زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی مگر آج کل کے دور میں اس زکوٰۃ کے نظام کو مضبوط کرنے کیلئے بہت سے اقدامات کی ضرورت ہے۔

• زکوٰۃ کے سماجی اثرات :-

1- گردشِ دولت :-

جس طرح جسم کی بقا کیلئے ضروری ہے کہ اس میں خون کی گردش مناسب طریقے سے جاری رہے اور وہ ایک جگہ منجمد نہ ہونے پائے اسی طرح معاشرے کی زندگی کیلئے ضروری ہے کہ دولت مناسب طریقے سے گردش میں رہے اور چند ہاتھوں تک محدود نہ رہے۔ اسلام کے نظام معیشت میں زکوٰۃ دولت کو گردش میں رکھنے کا اہم ذریعہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ :-

"تا کہ دولت تمہارے دولت مندوں کے مابین ہی (گردش) میں نہ رہے۔"

2- غربت کا خاتمہ:-

زکوٰۃ امرا کے ذمہ غربا کا حق ہے۔ جب حق مستحقین تک پہنچا دیا جاتا ہے تو وہ معاشی روزگار کا ذریعہ بنتے ہیں اور آہستہ آہستہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوتے ہیں اور یوں معاشرے میں غربت ختم ہونے لگتی ہے۔ دراصل زکوٰۃ کے ذریعے فقیر و مساکین کی بحالیات مقصود ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں۔

"فقیر و مسکین کو اتنا مال دیا جائے جو انہیں ضرورت و احتیاج سے نکال کر استغنا اور عدم احتیاج سے ہم کنار کر دے۔"

• زکوٰۃ کے اخلاقی اثرات:-

1- اصلاح اخلاق:-

زکوٰۃ انسان میں اعلیٰ اخلاق کو فروغ دیتی ہے اور بخل، لالچ، خود غرضی جیسے پست اخلاق کو ختم کرتی ہے۔ یوں زکوٰۃ انسان کو انسان بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

ترجمہ:-

"اے ایمان والو! ہم نے جو تمہیں

رزق دیا ہے اسی میں سے خرچ کرو۔"

2- جذبۂ محبت کا فروغ:-

زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان فی الحقیقت اللہ اور انسان دونوں سے اپنی محبت کا عملی اظہار کرتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان کا جذبۂ محبت فروغ پاتا ہے۔ اور انسان دوسروں کیلئے اپنی ہمدردی اور محبت کا عملی مظاہرہ کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

• زکوٰۃ کے انفرادی اثرات:-

1- محبتِ الٰہی کا حصول:-

انسان جب کلمۂ شہادت پڑھتا ہے تو وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے جیسے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:-

"ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔"

مومن اپنی جان اور مال سے زیادہ

اللہ سے محبت کو آزمایا گیا اور زکوٰۃ فرض کر کے ان کے مال سے زیادہ اللہ سے محبت کو آزمایا گیا۔

2- مال کی محبت کا خاتمہ:-

مال سے محبت کئی انفرادی اور اجتماعی خرابیوں کا باعث بنتی ہے۔ جب بندہ حکم الہٰی کے تحت اپنے مال میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ تو اس کے دل میں جہاں اللہ کی محبت فروغ پاتی ہے وہاں مال کی محبت کم ہوتی چلی جاتی ہے اور بالآخر مال سے محبت ختم ہوجاتی ہے اور یوں مادہ پرستی بھی دم توڑ دیتی ہے۔

—— x ——

سوال نمبر: ۴

حضورؐ بحیثیت ماہر سفارت کار:-

حضرت محمدؐ بہترین سفارتکار اور مدبر رہنما تھے۔ آپؐ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی عدل، حکمت، اور بردباری سے معاملات طے کیے۔

• **معاہدہ حدیبیہ:-**

بظاہر مسلمانوں کیلئے سخت شرائط تھیں مگر حکمتِ عملی کے تحت آپؐ نے اسکو قبول کیا۔ بعد میں یہی معاہدہ مسلمانوں کی سیاسی اور عسکری کامیابی کا سبب بنا۔

• **میثاقِ مدینہ:-**

اِس معاہدے کے ذریعے مدینہ کے مسلمانوں، یہودیوں اور دیگر اقوام کو ایک ساتھ پُرامن رہنے کی ضمانت دی گئی۔

حدیث:

انما بعثت لا تمم مکارم الاخلاق۔ (امام مالک)
یعنی آپؐ کی سفارتکاری اعلٰی اخلاق پر مبنی تھی۔

مثال:-

آج کے دور میں ڈپلومیسی کو ریاست کی بقا کیلئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ نبیؐ نے اپنے عمل سے اِس کی بہترین مثال قائم کی۔

CS CamScanner

حضورؐ بحیثیت معلمؐ:-

نبی کریمؐ کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کا سب سے بڑا عظیم استاد بنا کر بھیجا۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

یعلمھم الکتاب والحکمۃ (آل عمران: 164)

یعنی آپؐ کا کام کتاب و حکمت کی تعلیم دینا ہے۔

• نبیؐ کا فرمان:-

آپؐ نے فرمایا:

"انما بعثت معلما" (ابن ماجہ، حدیث: 229)

یعنی مجھے تو صرف ایک معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

یہ حدیث نبیؐ کی حیثیت کو بطور استاد واضح کرتی ہے۔

نبیؐ بحیثیت معلم انسانیت کے سب سے بڑے اور عظیم استاد ہیں۔ آپؐ نے قرآن، حکمت اور اخلاق حسنہ کے ذریعے ایسی تعلیم دی جس سے جہالت کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا معاشرہ روشنی کی طرف آیا۔ آپؐ کی معلمی آج بھی دنیا کیلئے مشعلِ راہ ہے۔